

## 35909- مسیوق شخص نے بھول کر پہلی تشدید ترک کر دی

سوال

میں عصر کی نماز میں جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا کی لیکن پہلی تشدید پیٹھنا بھول گیا، میرے خیال میں تھا کہ میں نے جماعت کے ساتھ تیسری رکعت ادا کی ہے، لیکن جب آخری تشدید میں پیٹھا تو مجھے یاد آگیا، چنانچہ میں نے سلام پھر کر سجدہ سو کرایا کیا میری نماز صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

اس سوال میں دو مسئلے ہیں:

پہلا مسئلہ:

اگر مسیوق شخص اپنی نماز میں بھول جائے تو کیا وہ سجدہ سو کرے گا؟

بھوتی رحمہ اللہ "شرح منقحی الارادات" میں لکھتے ہیں:

"وہ بھی (یعنی مسیوق) بھولنے کی وجہ سے اس نماز میں سجدہ سو کرے گا جو اس (امام) کے ساتھ پانی ہے چاہے کسی عذر کی بناء پر اس سے جدا بھی ہو گیا ہو۔ اور مسیوق جب انفرادی حالت میں بھولے تو بھی سجدہ سو کرے گا امام کے سلام پھر نے کے بعد یہی تقاضا ہے، چاہے اس نے امام کے ساتھ سجدہ سو کر بھی لیا ہو؛ کیونکہ وہ منفرد ہو چکا ہے تو اس کی جانب سے سجدہ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔" انتہی

دیکھیں: شرح منقحی الارادات (1/232).

اور شیع ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"جب مسیوق امام کے ساتھ یا انفرادی طور پر بھول جائے تو مسیوق شخص نماز مکمل کرنے کے بعد سجدہ سو کرے گا" انتہی  
دیکھیں: فتاویٰ ابن باز (11/268).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے:

"جب مقتدی اپنی رہ جانے والی نماز میں بھول جائے، یا اسے نماز میں شک ہو تو وہ یقین یعنی کم از کم رکعت پر بنائے اور نماز مکمل کر کے بعد میں سجدہ سو کرے گا" انتہی  
دیکھیں: فتاویٰ الجیہ الدائیۃ للجوث العلمیۃ والافاء (7/151).

دوسرा مسئلہ:

مسجدہ سوکی جگہ کے بارہ میں آیا سلام کے بعد کیا جائیگا یا سلام سے قبل؟

سنن نبویہ میں آیا ہے کہ جو شخص پہلی تشدید بھول جائے وہ سلام سے قبل سجدہ سو کرے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ بن بجیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک نماز میں ہمیں دور کعت پڑھائی اور پھر تشدید بیٹھے بغیر ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھ گئے، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی ہم سلام کا انتظار کرنے لگے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کی اور سلام سے قبل بیٹھ کر ہی دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1224) صحیح مسلم حدیث نمبر (570)۔

یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص پہلی تشدید بھول جائے اس کی نماز صحیح ہے، اور وہ سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سو کرے گا۔

سوال نمبر (12527) کے جواب میں شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ کا قول نقل کیا جا چکا ہے کہ :

"اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب نماز کا کوئی واجب رہ جائے یا پھر رکعات کی تعداد میں شک ہو اور اسے کوئی طرف بھی راجح نہ ہو تو سجدہ سو سلام سے قبل کیا جائیگا"

اور اگر نماز میں زیادتی ہو جائے یا پھر شک ہو اور کوئی ایک طرف راجح ہو تو سجدہ سو سلام کے بعد کیا جائیگا" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (14/14-16).

اس بنا پر آپ نے سلام سے قبل سجدہ کر کے اچھا کیا ہے، اور ان شاء اللہ آپ کی نماز صحیح ہے۔

واللہ اعلم۔